نوٹ

28

اخترؔ انصاری

شاعر کا تعارف

عام طور پر قطعات میں چار مصرعے یعنی دو اشعار ہوتے ہیں۔ یوں تو رباعی میں بھی چار مصرعے ہوتے ہیں لیکن قطعہ اور رباعی میں فرق یہ ہے کہ رباعی کے لیے ایک بحر مخصوص ہے لیکن قطعہ کسی بحر میں بھی کہا جا سکتا ہے۔

دوسرے یہ کہ رباعی کے پہلے، دوسرے اور چوتھے مصرعے کا ہم قافیہ ہونا ضروری ہے جب کہ قطعے میں یہ شرط نہیں صرف دوسرا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ ہوتا ہے۔ عموماً قطعہ بند اشعار غزلوں میں ملتے ہیں۔

قطعات لکھنے والوں میں حالیؔ، اکبرؔ، اقبالؔ زیادہ مشہور ہیں۔ موجودہ زمانے میں جوشؔ، فراقؔ، فیضؔ اور اخترؔ انصاری نے بہت عمدہ قطعات لکھے ہیں جو اپنی بلاغت اور گہرے مشاہدے کی وجہ سے پڑھنے والوں کو متاثر کرتے ہیں۔ آج آپ اخترؔ انصاری کے چار قطعات پڑھیں گے۔

مقاصد

ان قطعات کو پڑھنے کے بعد آپ:

- قطعہ اور رباعی کا فرق بیان کر سکیں گے؛
- قطعات کی تشریح کر سکیں گے؛
- شاعر کا مدعا سمجھ کر بیان کر سکیں گے؛
- مختلف صنعتوں سے واقف ہو کر انہیں بیان کر سکیں گے۔

28.1 اصل سبق

آیئے ایک بار قطعات پڑھ لیتے ہیں۔

'فطرت'

یہاں سے دور جنگل میں رہا کرتی ہے اک دیوی
وہ غم دیدہ دلوں کو غم کے بدلے عیش دیتی ہے
میں جب روتا ہوا جاتا ہوں اس کی بزمِ عشرت میں
تو بڑھ کر ریشمی آنچل سے آنسو پونچھ دیتی ہے

''دھوپ اور مینہ''

ہلکی ہلکی پھوار کے دوران میں
دفعتاً سورج جو بے پردہ ہوا
میں نے یہ جانا کہ وحشت میں کوئی
روتے روتے کھلکھلا کر ہنس پڑا

آلامِ روزگار

تلخیاں، محرومیاں، ناکامیاں، ناداریاں
مستزاد اس غم پہ جس کا ناز پروردہ ہوں میں
یہ خس و خاشاک بھی یارب! مجھے منظور ہے
صدقے تیری دین کے، بہتا ہوا دریا ہوں میں

دل کا باغ

اپنے دل کے باغ سے چُن چُن کے پھول
عمر بھر اک ہار میں گوندھا گیا
کس کو پہناؤں گا یہ سوچا ہی نہیں
آہ۔ اے اخترؔ یہ میں نے کیا کیا

نوٹ

غم دیدہ: غمگین
عیش: آرام
بزم: محفل
عشرت: خوشی

دفعتاً: اچانک
وحشت: گھبراہٹ، دیوانگی

پروردہ: پالا ہوا
تلخی: کڑواہٹ
محرومی: کسی چیز کا نہ ملنا
ناداری: غریبی
دین: بخشش
مستزاد: زیادہ ہونا

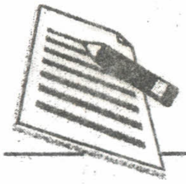

نوٹ

28.2 متن کی تشریح

فطرت

یہاں سے دور جنگل میں رہا کرتی ہے اک دیوی
وہ غم دیدہ دلوں غم کے بدلے عیش دیتی ہے
میں جب روتا ہوا جاتا ہوں اس کی بزم عشرت میں
تو بڑھ کر ریشمی آنچل سے آنسو پونچھ دیتی ہے

شاعر کہتا ہے کہ دور جنگل میں ایک ایسی ہستی رہتی ہے جو غمگین دلوں کی اُداسی دور کر دیتی ہے۔ جب لوگ پریشان حال اس کے پاس جاتے ہیں تو وہ محبت سے ان کے آنسو پونچھ کر سرشار کر دیتی ہے۔ جب انسان اُداس ہو جاتا ہے تو فطرت کے حسین نظاروں میں گم ہو کر سکون حاصل کرتا ہے۔ ہری بھری وادیاں، جنگل، پہاڑ، دریاؤں کی روانی اور بادلوں کی گھن گرج یہ تمام نظارے انسان کو خوش کر دیتے ہیں۔ وہ اپنے سارے غم بھول جاتا ہے۔ انگریزی ادب میں ولیم ورڈس ورتھ کی نظمیں اسی قسم کی ہیں۔

28.3 زبان کے بارے میں

اس قطعہ میں فطرت کے لیے دیوی کا لفظ استعمال کر کے اس عقیدے کی طرف اشارہ کیا ہے جس کے مطابق سکون کی دیوی جنگل میں رہتی ہے۔ جب انسان جنگل میں راستہ بھٹک کر یا سکون کی تلاش میں جنگل کا رُخ کرتا ہے تو وہ اس کی مدد کرتی ہے، اس کی رہنمائی کرتی ہے اور اسے سکون بخشتی ہے۔

متن پر سوالات 28.1

1. انسان کے غمگین دلوں کو کون شاد کرتا ہے؟
   الف) مال و دولت
   ب) فطرت کے حسین مناظر
   ج) ریڈیو اور ٹیلی ویژن
2. پیار کی دیوی کہاں رہتی ہے؟
   الف) بازاروں میں
   ب) جنگلوں میں
   ج) سنیما گھروں میں

نوٹ

28.4 متن کی تشریح

دھوپ اور مینہ

ہلکی ہلکی پھوار کے دوران
دفعتاً سورج جو بے پردہ ہوا
میں نے یہ جانا کہ وحشت میں کوئی
روتے روتے کھلکھلا کر ہنس پڑا

اس قطعہ میں شاعر نے غم کے بعد خوشی کی کیفیت کا اظہار کیا ہے۔ شاعر نے اس کی مثال اس طرح دی ہے کہ جب ہلکی ہلکی بوندیں پڑنے لگتی ہیں اور رم جھم رم جھم بارش ہوتی ہے تو اچانک سورج بادلوں میں سے نکل کر فضا کو روشن کر دیتا ہے۔ اس وقت ایسا لگتا ہے جیسے کوئی شخص روتے روتے ہنس پڑا ہو۔ یہی حال ہماری زندگی کے دکھ سکھ کا ہے۔ جب انسان دکھ جھیلتے جھیلتے گھبرا جاتا ہے تب اچانک اس کے حالات بدل جاتے ہیں اور اسکی پریشانیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

28.5 زبان کے بارے میں

اس قطعہ میں صنعت تکرار کا استعمال کیا گیا ہے یعنی شاعر نے ایک ہی لفظ کو دو بار استعمال کیا ہے۔ اس قطعہ میں ''ہلکی ہلکی'' اور ''روتے روتے'' آیا ہے۔

''سورج بے پردہ ہوا'' محاورتاً استعمال ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے ''سورج نکل آیا''۔

متن پر سوالات 28.2

1. ''ہلکی ہلکی پھوار'' کو شاعر نے کس چیز سے تشبیہ دی ہے۔

الف) رونے سے

ب) ہنسنے سے

ج) گانے سے

2. ''سورج بے پردہ ہوا'' کا کیا مطلب ہے؟

الف) سورج ڈوبنے لگا

ب) سورج نکل آیا

ج) سورج کی روشنی

آلامِ روزگار

آلامِ روزگار

28.6 متن کی تشریح

تلخیاں، محرومیاں، ناکامیاں، ناداریاں
مستزاد اس غم پہ جس کا ناز پروردہ ہوں میں
یہ خس وخاشاک بھی یارب مجھے منظور ہے
صدقے تیری دین کے! بہتا ہوا دریا ہوں میں

اس قطعہ میں شاعر دنیا کی مشکلات اور پریشانیوں کا ذکر کرنے کے بعد کہتا ہے کہ میرے مقدر میں تو مایوسیاں، ناکامیاں، غریبی اور مفلسی ہے اور ان سب کے علاوہ ایک اور غم جو سب سے زیادہ ہے وہ ہے غم یار جس نے مجھے اپنے عشق میں گرفتار کر رکھا ہے۔ اس کے باوجود میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کیوں کہ میں ایک بہتا ہوئے دریا کی مانند ہوں جو ہمیشہ بہتا رہتا ہے۔ چاہے راستے میں کتنی ہی رکاوٹیں کیوں نہ آئیں۔ دوسرے معنی میں شاعر یہ پیغام دے رہا ہے کہ جس طرح دریا سب کو سیراب کرتا ہے سب کی پیاس بجھاتا ہے، میں بھی وہی کام کرتا ہوں۔

28.7 متن کی تشریح

دل کا باغ

اپنے دل کے باغ سے چُن چُن کے پھول
عمر بھر ایک ہار میں گوندھا گیا
کس کو پہناؤں گا یہ سوچا نہیں
آہ اے اختر یہ میں نے کیا کیا

اس قطعہ میں شاعر نے جس محبوب کی آرزو کی ہے اس کے بارے میں ابھی سوچا بھی نہیں ہے۔ اس نے اپنے دل میں طرح طرح کے ارمان سجائے اور آرزوؤں کا محل تعمیر کیا۔ وہ عمر بھر صرف محبوب کی خدمت میں پیار کی سوغات پیش کرنے کی تیاری کرتا رہا۔ اب وہ پچھتا رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ ہائے میں نے یہ کیا کیا؟ اس بات کی طرف کبھی دھیان نہیں دیا کہ یہ آرزو اور

ارمان کس طرح پورے ہوں گے۔

28.8 زبان کے بارے میں

اس قطعہ میں شاعر نے دل کو ایک باغ سے تشبیہہ دی ہے اور دل کے ارمانوں کو باغ کے پھولوں سے۔ اس طرح ایک خوبصورت استعارہ پیش کیا ہے۔

متن پر سوالات 28.3

1. اس قطعے کے پہلے مصرعے میں پھولوں سے کیا مراد ہے؟

الف) ارمان

ب) زندگی

ج) موت

2. مستزاد کے معنی کیا ہیں؟

الف) کم ہونا

ب) مناسب ہونا

ج) زیادہ ہونا

آپ نے کیا سیکھا؟

- اختر انصاری ایک مشہور قطعہ گو شاعر ہیں۔
- قطعہ کا دوسرا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ ہوتا ہے۔
- اکثر غزلوں میں قطعہ بند اشعار ملتے ہیں۔
- قطعات میں معنوی تسلسل کو خاص اہمیت حاصل ہے۔
- جب کسی مصرعے میں ایک لفظ ایک ہی معنی میں دوبار استعمال کیا جائے تو اسے صنعت تکرار کہتے ہیں۔

28.9 مزید مطالعہ

اختر انصاری کے علاوہ اور بہت سے شعرا نے خوب صورت قطعات لکھے ہیں۔ انہیں ضرور پڑھیے۔

نوٹ

28.13 اختتامی سوالات

1. قطعہ کسے کہتے ہیں؟
2. اختر انصاری کے انداز بیان پر روشنی ڈالیے۔
3. اپنے پسندیدہ قطعے کی تشریح کیجیے۔

متن پر سوالات کے جوابات

28.1	1. (ب)	2. (ب)
28.2	1. (الف)	2. (ب)
28.3	1. (الف)	2. (ب)